جلد ۴۳ | ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۵۸ھ مطابق ماہ جون سنہ ۱۹۳۹ء | عدد ۶

مضامین

شذرات

چار سلیمانوں کی رباعی قاضی محمد سلیمان صاحب مصنف رحمۃ للعالمین کی وفات سے مثلث ہوگئی تھی، شاہ سلیمان صاحب پھلواروی کی رحلت سے وہ فرد بنگئی تھی، اب اخیر اپریل ۱۹۳۹ء میں مولانا سلیمان اشرف صاحب (استاذ دینیات مسلم یونیورسٹی) کی موت سے مصرع ہوکر رہ گئی، دیکھنا یہ ہے کہ یہ مصرع بھی دنیا کی زبان پر کبتک رہتا ہے،

بہت آگے گئے باقی جو ہیں تیار بیٹھے ہین

مولٰنا سید محمد سلیمان اشرف صاحب مرحوم بہار کے ایک مردم خیز دیہات کے رہنے والے اور شرفاے سادات کے خاندان سے تھے، ان کے والد مرحوم حکیم عبداللہ صاحب، اور انکے اعمام محترم مولانا عبدالقادر صاحب، مولوی عبدالرزاق صاحب، مولوی عبدالغنی صاحب و مولانا عبیداللہ صاحب اہل علم و فقر تھے، مولانا مرحوم نے درس کا بڑا حصہ مولانا محمد احسن صاحب استھانوی بہاری سے حاصل کیا تھا اور کچھ دن دارالعلوم ندوہ مین بسر کئے تھے، اور آخر مین منطق و فلسفہ کی آخری کتابین مولانا ہدایت اللہ خانصاحب رامپوری ثم الجونپوری سے پڑھی تھین، جو پورب مین خیرآبادی سلسلہ کے خاتم تھے، مولانا سید سلیمان اشرف صاحب مرحوم کو حقیقت یہ ہے کہ اپنے استاد کے ساتھ عقیدت ہی نہیں بلکہ عشق تھا، ان کے حالات وہ جب کبھی سناتے تھے، تو ان کے طرز بیان اور گفتار کی ہر ادا سے ان کی والہانہ عقیدت تراوش کرتی تھی،

مرحوم خوش اندام، خوش لباس، خوش طبع، نفاست پسند، سادہ مزاج اور بے تکلف تھے، ان کی سب سے بڑی خوبی ان کی خودداری اور اپنی عزتِ نفس کا احساس تھا، ان کی ساری عمر علیگڈہ میں گذری جہاں امرا، اور ارباب جاہ کا تانتا لگا رہتا تھا، مگر انھوں نے کبھی کسی کی خوشامد نہیں کی، اور نہ ان میں سے کسی سے دب کر یا جھک کر ملے، جس سے ملے برابری سے ملے اور اپنے عالمانہ وقار کو پوری طرح ملحوظ رکھکر، علی گڈہ کے سیاسی انقلابات کی آندھیاں بھی ان کو اپنی جگہ سے ہلا نہ سکیں، علی گڈہ کے عشرت خانہ میں ان کی قیامگاہ ایک درویش کی خانقاہ تھی، یہاں جو آتا جھک کر آتا، اگر مجلس سازگار ہوئی تو دعائیں لے کر گیا، ورنہ الٹے پاؤں ایسا واپس آیا کہ پھر ادھر کا رخ نہ کیا۔

وہ نہایت فیاض، کشادہ دست اور سیر چشم تھے، دو تین سال کے علاوہ انکی ساری عمر تجرد کی حالت میں گذری، کوئی اولاد نہ تھی، خاندان کے عزیزوں سے طبیعت کو چنداں مناسبت نہ تھی، جو کچھ تھا احباب کے نذر تھا، استادزادوں اور دوستوں اور دوستوں کی اولادوں کے ساتھ وہ کچھ کیا جسکو اس زمانہ میں مشکل سے کوئی دوسرا کر سکتا ہے، انتہا یہ ہے کہ مرتے دم جو کچھ چھوڑا وہ بھی نذرِ احباب!

ان کی مجلس سدا بہار تھی، وہ خود سدا بہار تھے، فکر و غم کا ان کے ہاں گذر نہ تھا، اپنی ضعیف والدہ کی اطاعت اور اپنے ایک دیوانہ بھائی کی رفاقت اور خدمت میں عمر اس طرح گذاری کہ اسکی نظیر مشکل ہے، انکی مجلس میں پچھلے علمار کے حالات اور ان کی خوبیوں کے تذکرے اکثر رہا کرتے، کبھی کبھی کسی علمی مسئلہ پر اظہار خیال ہوتا، ان کی تقریر و وعظ میں بڑی دلچسپی اور گرویدگی تھی، ادھر بیس برس سے تقریر چھوڑ دی تھی، ایک دو جگہیں مخصوص تھیں جہاں وہ سال میں ایک دفعہ میلاد پڑھا کرتے تھے، ان کے مذہبی خیالات علمائے بریلی کے مطابق تھے اور ان کے بڑے مداح تھے، پھر بھی ان کی ملاقات اور میل جول ہر خیال کے لوگوں سے تھا، وہ کسی سے مناظرہ نہیں کرتے تھے اور جب کرتے تھے

تو گھٹ جاتے تھے طبیعت میں ظرافت اور لطافت تھی، غصہ بھی جلد آجاتا تھا، اپنے مزاج کے خلاف ایک حرف سن نہیں سکتے تھے،

تحریر و تالیف کا بھی ذوق تھا، خسرو کی ایک مثنوی پر مقدمہ لکھا ہے، حج کے مسائل اور عربی کے فضائل پر دو رسالے لکھے ہیں، ایک کتاب مبین نام عربی فیلالوجی پر لکھی تھی، جس پر ہندوستانی اکاڈمی نے پانچ سو کا انعام دیا تھا، اور بھی متفرق مضامین لکھے تھے، یونیورسٹی میں علوم اسلامیہ کے درس کے علاوہ عصر کے بعد قرآن پاک کی تفسیر پڑھایا کرتے تھے، خاص خاص شوقین طالب علم اس میں شریک ہوتے،
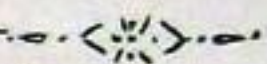
ان کی وفات سے دو تین ہفتے پہلے ان سے علی گڈھ میں ملاقات ہوئی تھی، کمزور و نحیف تھے، مسلسل بخار نے ان کو نیم جان کر دیا تھا، پھر بھی حسب دستور بعد عصر اپنی قیامگاہ کے برآمدہ میں مونڈھے پر بیٹھے تھے، احباب آس پاس حلقہ باندھے تھے اور وہ مصروف خوش کلامی تھے میں نے عمر پوچھی تو ٹال گئے، میں نے اپنی عمر کے اندازہ سے ان کا اندازہ لگا کر عرض کیا کہ عجب نہیں کہ آپ کی پیدائش [illegible] کی ہو، ہنسکر بولے، مجھے تو اپنی عمر آپ معلوم نہیں، اور آپکو معلوم ہے، یہانتک کہ سنہ بھی بتا دیا، اس انکار پر بھی میرا قیاس یہی ہے کہ ان کی پیدائش کا سال قریب یہی ہوگا، اور اس وقت ان کی عمر ساٹھ پینسٹھ کے بیچ میں ہوگی، دیکھنے میں تنومند اور صحیح معلوم ہوتے تھے، مگر اندر سے کھوکھلے ہو چکے تھے، اخیر ملاقاتوں میں اپنے وطن کے بعض دوستوں کی بے وقت موت اور عزیزوں کی محبت کی محرومی سے بے حد متاثر تھے، رحمۃ اللہ علیہ،

Page